New Era Magazine
راہ ہدایت
ازقلم : سمیہ ارشاد
NEW ERA MAGAZINE
غزل حیات
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(جاری ناول)

راہ ہدایت

از سمیہ ارشاد

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

""''کتنے سال گزر گئے ہیں اسے اس ماحول میں رہتے ہوئے، مغربی ماحول کا کس قدر اس پہ اثر ہو گا؛اس بات کا میں باخوبی اندازہ لگا سکتی ہوں۔

خیالات، طور طریقے، رسم و رواج، روایات، رنگ ڈھنگ، آب و ہوا غرض یہ کہ زندگی گزارنے کا طریقہ، ہر چیز مختلف ہے وہاں کی ہم سے؛اب تو میرا لختِ جگر بالکل مغرب کا ہو کے رہ گیا ہے، انہی کے معاشرے کا بن کے رہ گیا ہے"، عائشہ بیگم نے احناف کی تصویر چومتے ہوئے الماس سے کہا۔

جانتی ہو الماس تمہارے بھائی نے آج تک خود سے بات نہیں کی مجھ سے، کیا ہوا تھا اگر میں نے غصّے میں برا بھلا کہہ دیا تھا تو؟؟؟

اتنے سال گزر جانے کے بعد بھی اس کا دل ہمارے لیے نرم نہ ہو سکا، اور نہ ہی یہاں بسنے والوں کے دل اس کے لیے نرم ہو پائیں!!!

کچھ دن پہلے میں نے کال کی تو وہی رسمی دعا سلام کے بعد کال کٹ کر دی، وہ کیوں نہیں سمجھتا کہ میرا دل کس قدر تڑپتا ہے اس کے اس عمل سے"، رونے کی وجہ سے اب عائشہ بیگم کی آنکھوں میں سرخی مائل ہو چکی تھی۔

ماں کی یہ حالت دیکھتے ہوئے الماس بھی رونا شروع ہو گئی۔

اس دن کے بعد سے اب تک اس نے کوئی سو کالز، میسجز کر لیے تھے؛ لیکن وہ نمبر آن ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

اب اس کیلئے اس پزل کو حل کرنا ہی، سب سے بڑا کام تھا۔ نہ تو اسے اب بکے اور کارڈ ریسیو ہوتے اور نہ ہی کوئی کال یا میسج۔ ارحا نے البتہ بہت بار کوشش کر لی تھی لیکن ہر دفعہ نمبر بند جاتا!!

NEW ERA MAGAZINE
.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نا تو وہ کسی کو اپنا مسئلہ بتا سکتی تھی اور نہ ہی وہ ایسی لڑکی تھی جو کہ اپنے دکھ، درد اور پریشانیاں دوسروں کو بتا کے ان سے حل طلب کرے یا ہمدردی بٹورے۔

وہ اپنے مسائل خود حل کرنے والی، اپنے دکھ درد خود سے ہی بانٹنے والی لڑکی تھی۔ اسے تو ان لوگوں سے چڑ ہوتی تھی جو اپنے مسائل دوسروں کو سناتے اور اپنے دکھوں کا رونا روتے ہیں دوسروں کے سامنے!!

ارحا کا ماننا تھا کہ "جو لوگ اپنی مشکلات اور مسائل دوسروں کو سناتے ہیں وہی لوگ

بزدل ہوتے ہیں۔کیوں کہ ہر انسان ہمارا ہمدرد نہیں ہوا کرتا بہت سے لوگ تو صرف تماشائی ہوا کرتے ہیں۔

جو لوگ اپنی جنگیں خود لڑنا سیکھ لیتے ہیں اور وہی لوگ "کامیاب لوگ" ہوتے ہیں۔

آپ کو اپنے مسائل خود ہی حل کرنا ہوتے ہیں کیوں کہ نہ تو آسمان سے کوئی فرشتے اتریں گیں کہ وہ آپ کی مدد کریں گے اور نہ ہی کوئی 'میجک' ہو گا کہ آسمان سے کوئی "سپر نیچرل پاور" آتی ہے کہ آپ کے مسائل کو حل کر دے گی۔

یہ لائف آپ کی ہے بالکل اسی طرح اس کے لیے سڑگل بھی آپ کو ہی کرنی ہوتی ہے ناکہ کسی دوسرے نے۔

یقین کریں یہ جو ہمیں مشکلات، دکھ، غم، مسائل وغیرہ پیش آتے ہیں نا یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہوتی ہیں اور ان کے ساتھ ہمیں ان کا حل بھی دیا جاتا ہے جسے ہم نے خود تلاش کرنا ہوتا ہے؛اور یہ سب ہمیں ایک تو کچھ نہ کچھ سیکھانے کے لیے ہوتی ہیں اور پہلے سے کہیں زیادہ بہادر بنانے کیلیئے ہوتی ہیں۔

یاد رکھیں!! "جو اپنے مسائل خود حل کرنا سیکھ لیتا ہے وہی زندگی کے راز اور کامیابی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پاتا ہے۔"

ارحا بھی ایسے لوگوں میں سے ایک تھی۔آئرہ ارحا کی ایک کلوز فرینڈ تھی لیکن وہ کبھی بھی اپنے مسائل اس کے پاس نہیں لے کے گئی اور نہ ہی کبھی اپنی مشکلات کا رونا رویا!!

آنکھوں پر سیاہ گلاسز لگائے،کالی جینز،سفید شرٹ،اور کالی ہی جیکٹ پہنے حارث کب سے گراونڈ کے چکر کاٹ رہا تھا۔جب دور سے اُسے ارحا اپنی دوست آئرہ کے ساتھ آتی ہوئی نظر آئی۔

"ایکسکیوز می ارحا!!آپ کے پاس کچھ ٹائم ہوگا؟؟ایک ہاتھ سے عینک پکڑتے ہوئے پوچھا۔

"جی مسٹر!بولیں،میں سن رہی ہوں۔"ارحا کے چہرے سے صاف بیزایت ظاہر ہورہی تھی۔

"کیا ہم کہیں بیٹھ کر اکیلے بات کر سکتے ہیں؟؟(اشارہ آئرہ کی طرف تھا)میرا مطلب

یہاں کھڑے بات کرنا تھوڑا عجیب لگتا ہے؛ آس پاس چلتے سب لوگ۔۔۔۔" نظریں ارحا کے چہرے پر جمائے ہوئے کہا۔

ارحا اُس کی گندی نظروں کو اپنے چہرے میں پیوست ہوتا اچھے سے محسوس کر چکی تھی

"مجھے ان سب سے کوئی ایشو نہیں؛ آپ بولیں مسٹر آپ کے ساتھ آخر کیا پرابلم ہے؟؟؟ منہ بسورتے ہوئے ارحا نے کہا۔

"دیکھیں ارحا!! سب سے پہلے تو ہم کلاس فیلوز ہیں؛ آل رائٹ!! دوسری بات میں آپ کا ایک اچھا دوست بننا چاہتا ہوں۔" مطمئن انداز سے کہا جب کہ نظریں ابھی بھی ارحا کے چہرے پر تھیں۔

"اوہ ریئلی مسٹر!! ایک بات میں آپکو اچھے سے سمجھاتی چلوں 'فرسٹ آف آل نہ تو ہم کبھی دوست تھے اور نہ ہی کبھی بن سکتے ہیں؛ اس لیے بلاوجہ میرا راستہ روکنا بند کر دیں تو آپ کے لیے یہ بہتر ہو گا۔" دائیں ہاتھ کی شہادت والی اُنگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

پتا نہیں آخر تمہیں اپنے اس حسن پر اتنا غرور کیوں ہے مس ارحا!! دیکھنا ایک دن

تمہارے اسی حسن کا چکنا چور نہ کر دیا اور اپنی اس بے عزتی کا تم سے بدلہ نہ لیا تو میرا نام بھی حارث جیلانی نہیں !!! انتہائی خباثت سے کہتے ہوئے حارث نے ارحا کو جاتے ہوئے دیکھتے کہا۔

بہت مہنگا پڑے گا تمہیں یہ سب دیکھنا تم ایک دن تم مجھ سے سے بھیک مانگوں گی !!! انتظار کرو بس مس ارحا!

دراصل حارث ایک امیر باپ کی بگڑی ہوئی اولاد تھی۔اس کے نزدیک پیسہ ایک ایسی شہ تھی جس کے بل بوتے پر وہ دنیا کی ہر چیز خرید سکتا تھا۔اور یہی اس کی سب سے بڑی غلط فہمی تھی وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ ارحا باقی لڑکیوں کی طرح بالکل بھی نہیں ہے جو کہ دولت پہ مر مٹنے والی ہوتی ہیں۔

اس کی یونیورسٹی کی بہت سی لڑکیوں ساتھ دوستی تھی 'کلب جانا، پارٹیز کرنا اور لڑکیوں ساتھ ناجائز تعلقات بنانا اس کے اہم کاموں میں سے ایک کام تھا۔

عائشہ بیگم اور نسرین بیگم اس وقت لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھیں۔بھابی آپ کو پتہ ہے

دنین میں بتا رہی تھی کہ "یونیورسٹی میں ایک لڑکا ہے جو ان کے آگے پیچھے چکر لگاتا ہے،" چائے کا سپ لیتے ہوئے نسرین بیگم نے انتہائی مزے سے عائشہ بیگم کو بتایا ۔

دیکھا کیا دور آگیا ہے میں تو پہلے ہی کہتی تھی کہ یہ ماں بیٹی ضرور کوئی نہ کوئی چکر چلا رہی ہیں؛ مجھے تو پہلے دن سے ہی اس کے کرتوتوں کا پتہ تھا وہ تو بس میں آغا جان (فہیم صاحب) اور افتخار کی وجہ سے خاموش تھی، زہر اگلتے ہوئے عائشہ بیگ نے جواب دیا۔

میں بھی تو کہوں کیوں بلاناغہ یونیورسٹی جاتی ہے، دنین اور بنین بھی تو چھٹیاں کرتی ہیں ، مگر مجال ہے کہ وہ کسی دن ناغہ کرلے اور یہاں بتایا جاتا ہے بھئی بڑی لائق فائق ہے یونیورسٹی میں ٹاپ کرتی ہیں ہر سال بھلا بھلا۔۔۔۔

"میری دنین اور بنین کو بھی تو اتنے سال ہو گئے ہیں یونیورسٹی جاتے ہوئے، مگر مجال ہے کہ کوئی ایسی ویسی بات ہوئی ہو اتنے سالوں میں؛ میری بیٹیاں تو لاکھوں میں ایک ہیں' بہت ہی سمجھدار ہیں، حیاولی، پاکیزہ اور مضبوط عزت و کردار کی مالک ہیں"، نسرین بیگم نے مزید اپنے اندر کا زہر اگلتے ہوئے اپنے الفاظ میں اضافہ کیا۔

صدف بیگم جو کہ ان دونوں کے پاس بیٹھنے کی غرض سے آرہی تھیں۔راہداری سے

گزرتے ہوئے وہ ان کی ساری گفتگو سن چکی تھی۔ان سب باتوں کی وجہ سے ان کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنا شروع ہو چکے تھے اور وہیں سے واپس چلی گئی۔

نسرین اور عائشہ بیگم اسی طرح بیٹھی ہوئی ارحا کے کردار پر انگلیاں اٹھا رہی تھیں۔اس بات سے انجان کے کیسے ان کی یہ باتیں کسی کے لیے انتہائی دکھ اور کرب کے ساتھ اس انسان کو موت کی طرف لے جا رہی ہیں۔

ان دونوں کو ارحا ایک آنکھ نہ بھاتی تھی جب تک ایثار صاحب زندہ تھے تب تک تو وہ دونوں پھر بھی کچھ لحاظ اور مروت کر لیتی تھیں۔ مطلب یہ کہ تب وہ اس طرح زہر نہیں اگلا کرتی تھی یہ باتیں ان کے گندے ذہنوں میں تو پہلے سے ہی پیر جمائے بیٹھی تھیں۔لیکن کبھی ان کی اس کینچی کی طرح چلتی زبان سے ایسے نازیبا الفاظ ادا نہ ہوئے تھے۔

دوسری طرف عائشہ بیگم کا بی پی ہائی (ان کی یہ باتیں سننے کے بعد) ہو چکا تھا۔ارحا ان کی اکلوتی بیٹی تھی انہیں وہ اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز تھی،انہیں اپنی بیٹی پر پورا اعتماد تھا۔

ایثار صاحب کے انتقال کے بعد سے وہ بہت ہمت ہارنا شروع ہو چکی تھی ان کے لئے

لوگوں کی یہ باتیں دن بدن مزید زہریلی ہوتی جارہی تھی۔جب کہ ڈاکٹرز نے صاف بتا رکھا تھا کہ وہ بہت ڈپریشن اور پریشانی کا شکار ہیں۔اللہ نہ کرے اگر ڈپریشن اور پی پی اسی طرح ہائی ہوتا رہا تو ہم بھی کچھ نہیں کر سکیں گے۔اس لیے ان کا خوب خیال رکھا جائے۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"ویری گڈ!!ماشاءاللہ! بہت ہی اچھی اسائنمنٹ بنائی ہے آپ نے ارحا بیٹا! ہمیشہ کی طرح مجھے یہ کہتے ہوئے فخر محسوس ہورہا ہے کہ اس دفعہ بھی آپ کی اسائنمنٹ سب سے اچھی بنائی گئی ہے"پروفیسر صاحب نے خوشی سے کہا۔

کالی گہری آنکھوں میں اس وقت الگ ہی چمک تھی۔گھٹنوں تک آتی آف وائٹ قمیض پہنے،ساتھ میں ہم رنگ دوپٹے کو اپنے شانوں پر اچھے سے پھیلائے ہوئے،ہمیشہ کی طرح کالے گھنے بال دونوں طرف کندھوں پر جھول رہے تھے۔جبکہ چہرے پر انتہائی پر مسرت چمک سجائے وہ اپنے تعریفی القابات وصول کر رہی تھی۔"ماشاءاللہ مائی بڈی! کونگراچولینیشنز!!"آئرہ ایسی ہی تھی

اس کی خوشی میں خوش ہونے والی۔

وہ دونوں کلاس فیلوز تھیں۔ لیکن ان کی دوستی اس قدر گہری تھی کہ کچھ لوگ ان کو بہنیں سمجھا کرتے تھے۔

"مطلب کہ آج تم کافی پلار ہی ہو اس خوشی میں؟؟"، آئرہ نے ارحا کو کہنی مارتے ہوئے کہا۔

"چپ کر کے بیٹھ جاؤ اور لیکچر سنو! پی لینا تم کافی ہاں آج لنچ کرنے باہر چلیں گی"، ارحا نے اس کی خوشی دی کو دگنا کرنا چاہا.

"چلو پھر ابھی چلتے ہیں، لنچ کا نام سنتے ہی آئرہ نے جلد بازی سے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارحا نے جب ایک گھوری سے نوازا تو وہ بالکل خاموشی سے لیکچر نوٹ کرنا شروع ہو گئی۔

وہ دونوں لنچ کرنے یونیورسٹی کے قریب ہی ایک اچھے ریسٹورنٹ میں آگئی تھیں۔

آرڈر نوٹ کروانے کے بعد وہ دونوں خوش گپیوں میں مصروف تھی جب اچانک ہی ارحا کی نظر دنین اور حارث پر پڑی دونوں بہت ہی خوشگوار ماحول میں کھانا کھانے میں

مصروف تھے کہ جب اچانک ہی دنین کی نظر بھی ارحا سے ٹکرائی۔۔۔

"یار ارحا! آئرہ بھی ارحا کی سیدھ میں ان دونوں کو دیکھ چکی تھی۔

"ہممم! ارحا اب دنین کو نظرانداز کرتے ہوئے آئرہ کی طرف متوجہ تھی۔

"یار! تمہارے تایا ابو اور آغا جان لوگ دنین پہ سختی کیوں نہیں کرتے؟؟ آخر کیوں انہوں نے اسے اتنی آزادی دے رکھی ہے؟؟

"یار تم اچھے سے جانتی ہو کہ ابرار تایا جرمنی اپنے بیٹوں کے ساتھ رہتے ہیں اور وہ اس سب سے بالکل بے خبر ہیں، جہاں تک بات بڑے تایا کی ہے تو وہ ایک دوبار اسے شاید حارث کے ساتھ دیکھ چکے ہیں لیکن اس نے کہا کہ وہ میرا کلاس فیلو ہے اور کسی اسائنمنٹ کے سلسلے سے ہم ملے تھے"، بہت سفاکی سے اس نے جھوٹ بولا تھا۔

ابرار صاحب بزنس کے سلسلے میں جرمنی گئے تھے اور وہاں ہی انہوں نے دوسری شادی کرلی تھی البتہ وہ ہر تین ماہ بعد پاکستان کا چکر ضرور لگا لیتے تھے۔ دوسری بیگم کا نام 'سفینہ ابرار' تھا۔ اور ان کے دو بچے تھے ایک کا نام نام 'شہروز' اور دوسرے کا نام

'حاشر' تھا۔ایک کار ایکسیڈنٹ میں سفینہ بیگم کافی سال پہلے انتقال کافی سال پہلے انتقال ہو گیا تھا۔

شہروز اور حاشر نسرین بیگم کو اپنی ماں کا ہی درجہ دیتے تھے البتہ ان کے دل میں ان دونوں کے لئے کوئی خاص جگہ نہ تھی۔دنین اور بنین کے ساتھ وہ بالکل سگے بھائیوں کی طرح رہا کرتے تھے۔وہ تقریباً کافی دفعہ پاکستان آ چکے تھے اور انہوں نے تعلیم بھی پاکستان سے ہی حاصل کی تھی۔اب کاروبار کے سلسلے میں اپنے باپ کے ساتھ باہر رہتے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

____

لنچ کے بعد دونوں نے ایک لیکچر لیا تھا البتہ کلاس میں دنین کہیں نظر نہ آئی۔وہ ایسی ہی تھی کبھی تو لیکچر لے لیتی تھی اور زیادہ تر بنک ہی کرتی تھی۔

وہ ان لوگوں میں سے نہ تھی جو لوگ محنت سے پڑھتے اور اپنے مستقبل کی فکر کرتے تھے اس کے لیے 'پڑھنا' صرف یونیورسٹی آنے کا ایک بہانہ ہی تھا۔

ارحا بڑی توجہ سے لیکچر نوٹ کر رہی تھی جب اس کے موبائل پہ رنگ ہوئی۔اسکرین

پر "مماماکالنگ" لکھا جگمگا رہا تھا۔ماما نے تو کبھی بلا وجہ یونیورسٹی ٹائم میں کال نہیں کی

یقیناً کوئی اہم مسئلہ ہی ہو گا۔

لیکچر سے فارغ ہو کر سب سے پہلے اس نے مما کو کال بیک کی۔م "اما آپ کی طبیعت تو

ٹھیک ہے نا"،انتہائی فکر مندی سے پوچھا۔

"نہیں بیٹا! تم بس جلدی گھر آجاؤ۔آواز میں واضح تبدیلی محسوس ہو رہی تھی۔

'آپ ٹینشن نہ لیں میں بس ابھی آرہی ہوں' اور کال کٹ کر دی گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اماں آخر کیا ہوا ہے آپ رو کیوں رہی ہیں؟؟ ارحا جب سے گھر آئی تھی صدف بیگم کا

یہی حال تھا۔بس روئی جارہی تھیں،اور بی پی بھی ہائی تھا۔"

کچھ بھی نہیں ہوا، تم ٹینشن نہ لو بس تمہارے ابا کی یاد آگئی تو اس وجہ سے۔۔۔" انہوں

نے ارحا کی ٹینشن کم کرنا چاہی۔

وہ جانتی تھی کہ بات ضرور کچھ اور ہے ورنہ وہ اسے کہاں یونیورسٹی سے اتنی اچانک بلایا

کرتی تھیں۔اور وہ اس بات سے بھی بہت اچھے سے واقف تھی کہ وہ اسے اصل بات

بتائیں گی بھی نہیں!!!

"مجھے پتا ہے مما یہ بات نہیں ہے آپ مجھ سے ضرور کچھ چھپا رہی ہیں!!"ماں کی یہ حالت دیکھتے ہوئے اس نے انہیں اپنے ساتھ لگایا۔

وہ اتنے دنوں سے آنے والے ان خوابوں کو لے کر بہت پریشان تھا۔اب تو وہ نیند سے بھی ڈرتا تھا، نیند سے خوف محسوس کرتا تھا۔اب تو یہ حالت تھی اس کی آدھی رات سے زیادہ وقت گزر چکا تھا لیکن نینداس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

گھبراہٹ اس کے چہرے پر صاف عیاں تھی؛میرے ساتھ آخر یہ سب کیوں ہو رہا ہے؟؟

مجھے یہ خواب اس قدر کیوں تنگ کرتے ہیں؟؟؟کیوں پریشان کرتے ہیں یہ خواب آخر؟؟

اور وہ آواز!!!!آخر کیوں سارا سارا دن میں اس آواز کے زیر اثر رہتا ہوں۔گھبراہٹ وپریشانی کی وجہ سے اس کا جسم پسینے سے شرابور ہو چکا تھا۔

آدھی سے زیادہ رات اس کی انہیں سوچوں، خیالات اور پریشانی کی وجہ سے سرک گئی تھی۔ وہ بیڈ پہ نیم دراز سا لیٹا انہی خیالات اور سوچوں میں گم تھا کہ اچانک ہی اس کی آنکھ لگ گئی۔

ایک گہرا کنواں تھا۔ بہت نیچے کہیں پانی نظر آرہا تھا گہرائی اس قدر زیادہ تھی کہ اسے دیکھنے سے ہی خوف محسوس ہو رہا تھا۔

اور گرمی اس قدر شدت اختیار کیے ہوئے تھی کہ وہ اپنے آپ کو مکمل طور پر پسینے میں شرابور محسوس کر رہا تھا۔ پیاس کی وجہ سے اس کا حلق خشک تھا۔ ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے اگر تھوڑی دیر اور پانی نہ دیا گیا تو وہ پیاس کی شدت سے مر جائے گا۔

ارد گرد ہر جگہ نظر دوڑا کے دیکھ لی تھی مگر کہیں بھی پانی کا قطرہ دستیاب نہ تھا اور کنویں میں پانی اتنی گہرائی میں تھا کہ پینا تو دور کی بات دیکھنے میں ہی اسے خوف محسوس ہو رہا تھا اسے اس بات کا یقین ہو چکا تھا کہ وہ اب پیاسا ہی اس دنیا سے رخصت ہو جائے گا۔

اپنی بے بسی پہ اسے شدت سے رونا آیا آج۔ ہچکیوں کے ساتھ روتے ہوئے وہ بالکل ایک معصوم بچہ لگ رہا تھا۔ بے اختیار اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلتے ہیں:

"اے اللہ!!! میری مدد فرما۔ میں اس قدر تڑپتا ہوا مرنا نہیں چاہتا مجھے معاف کر دے اے میرے رب! میں بہت گناہگار ہوں؛ میں سیدھے راستے سے بھٹک گیا تھا میں نے آپ کے راستے کو چھوڑ کر اپنی من مانی کی، اپنی خواہشات اور اپنے خوابوں کے پیچھے بھاگا مجھے معاف کر دے میرے رب!!!

آج کتنے سالوں بعد اس نے اللہ تعالی کو پکارا تھا۔ کتنا وقت گزر چکا تھا کہ اس نے کبھی مڑ کر بھی اس ذات کی طرف نہ دیکھا تھا۔ ان الفاظ کو ادا کرتے ہوئے وہ زار و قطار رو رہا تھا!!!

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsanay|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچانک ہی کوئی پیچھے سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہے، وہ ڈر کے مارے پیچھے مڑ کر دیکھتا ہے تو ایک سفید داڑھی والا بزرگ کھڑا ہوتا ہے۔

سفید داڑھی جو کہ تقریباً ایک مٹھی سے زیادہ لمبی تھی، پر نور چمکتا دمکتا چہرہ، چاند کی مانند روشن چہرہ، سفید قدموں تک آتا چوغہ زیب تن کیے ہوئے، سر پر ہلکے اسکن کلر کی پگڑی باندھے ہوئے؛ وہ جو کہ ان کے سراپے کو اور دلکش بنا رہی تھی۔

ہاتھ میں ایک چھوٹا مٹی کا مٹکا اور دوسرے ہاتھ میں مٹی کا ایک پیالہ پکڑا ہوا تھا۔ بے اختیار اس کی نظریں ان کے چاند جیسے چہرے پر ٹک جاتی ہیں۔

وہ بزرگ آنکھ سے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہیں، وہ اس کنویں کے بالکل پاس نیچے زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتا ہے۔ چہرے پر مسکراہٹ سجائے ہوئے وہ بزرگ اس مٹکے سے پیالے میں پانی ڈال کر دیتے ہیں۔ وہ انتہائی تیزی سے ان کے ہاتھ سے پیالہ لیتا ہے اور ایک ہی سانس میں سارا پانی پی جاتا ہے۔

"آپ نے مجھے پانی کیوں دیا؟؟؟ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں پیاسا ہوں؟؟؟" وہ ایکدم حیرت کے مارے ان سے سوالات پوچھتا ہے۔

"مجھے تو کچھ بھی معلوم نہیں تھا، اور نہ ہی میں خود آیا ہوں بلکہ مجھے تو بھیجا گیا ہے۔" بزرگ نے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے اطمینان سے جواب دیا۔

حیرت کے مارے اس کا منہ کھل جاتا ہے آخر کس نے بھیجا ہے؟؟ کسے معلوم تھا کہ میں یہاں پیاسا ہوں؟؟ وہ ایک ہی سانس میں ان سے کئی سوالات پوچھتا ہے۔

"کس سے مدد طلب کی تھی تم نے یاد کرو، یہ تو مجھے بھی نہیں معلوم آخر کس سے تم نے مدد طلب کی تھی؟؟؟ تم میرے سے بہتر جانتے ہوگے،" جواب ملا۔

"اللہ!!!!!!" اللہ بے اختیار اس کے منہ سے بس یہی لفظ نکلتا ہے اور وہ زار و قطار

رونا شروع ہو جاتا ہے۔

وہ اس کے ہاتھ سے پیالہ لیتے ہیں اور مزید پانی ڈال کے اسے تھما دیتے ہیں۔ ایک کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اس سے مخاطب ہوتے ہیں۔ پانی پیو بیٹا!!! یہ اللہ تعالی کی طرف سے تحفہ ہے تمہارے لئے؛ رحمت ہے! اللہ تعالی کا فضل ہے تمہارے لئے۔

"پانی پیو بیٹا!! جانتے ہو اس سے تمہارے دل کا گرد و غبار دھل جائے گا اور اور تمہارے دل میں نئے بیج پھوٹے گے"، وہ اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں ایک ہارا ہوا شخص ہوں، میں وہ انسان ہوں جس نے خود پر ظلم کیا اور بھٹکے ہوئے راستے کا انتخاب کیا۔ میں ایک تھکا ہوا انسان ہوں اور اس کے علاوہ میں کچھ بھی نہیں ہوں!!! ہچکیوں میں جواب دیا گیا۔

"بیٹا!! تم بھٹک ضرور گئے تھے۔ تم نے وہ سب کچھ حاصل کیا جو چاہتے تھے، لیکن جانتے ہو تمہارے ہارے ہوئے نہیں ہو؛ تمہارا دل اور روح دونوں زندہ ہیں؛ جانتے ہو ابھی روشنی کی ضرورت ہے تمہیں؛ تمہارا دل اور روح تم سے روشنی طلب کرتے ہیں۔ تمہیں خوش ہونا چاہیے کہ تمہارا دل اور روح دونوں زندہ ہیں۔

اور جانتے ہو وہ روشنی کس طرح کی روشنی ہے؟؟؟

یہ وہ روشنی ہے جو "راہ ہدایت" کو جاتی ہے،"اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اور چہرے پر مسکراہٹ سجائے ہوئے جواب دیا۔

"مطلب میں اب بھی "راہ ہدایت" کی طرف آسکتا ہوں؟ میرے دل میں دوبارہ سے نئے بیج پھوٹے گے؟

میں بہت حیران ہوں اتنے سال میں نے گمراہی میں گزار دیئے ہر وہ کام کیا جو اللہ تعالی کو ناپسند تھا، میں نے زندگی کے ہر موڑ پر اللہ تعالی کی حکم عدولی کی!!!

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان سب کے باوجود آج جب میں موت کے دہانے پر کھڑا تھا تو آخر کیوں مجھے بچایا اللہ تعالی نے؟؟؟

میری مدد کیوں کی؟؟ میں تو خود کو اس قابل سمجھتا ہی نہیں!!! اپنی تڑپتی ہوئی روح کے ساتھ وہ ان سے سوال کرتا ہے۔

"اللہ تعالیٰ بہت غفور و رحیم ہیں، وہ اپنے بندوں کے ساتھ بے پناہ پیار کرتے ہیں۔ وہ ذات بدلہ لینے والوں میں سے نہیں ہے بلکہ وہ تو معاف کرنے والوں میں سے ہے، وہ

رحم کرنے والوں میں سے ہے۔

اور اس کی رحمت کا اندازہ ہم لگا ہی نہیں سکتے!!!

یہ پانی جو تمہیں بھیجا گیا ہے وہ تحفہ ہے تمہارے لیے اس ذات کی طرف سے۔اور یہ اس بات کی نشانی ہے کہ تم اب "راہ ہدایت" کی طرف چل پڑو۔

روشنی کا یہ سفر "راہ ہدایت" تمہارا منتظر ہے!!!!!!!

جاری ہے۔۔

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین